اتحاد کی برکت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

وطن عزیز کی گذشتہ چالیس سالہ تاریخ میں دینی مدارس کی حریت کو سلب کرنے کے لیے مختلف حکومتوں نے بیرونی دباؤ کے تحت متنوع حربے اور ہتھکنڈے استعمال کیے، دینی مدارس کے آزادانہ نظام میں سرکاری مداخلت کے جواز کے لیے "ماڈل دار العلوم" اور "ماڈل مدرسہ" کے پرکشش عنوان کا ہتھکنڈا بھی استعمال کیا گیا لیکن الحمد للہ صاحب نظر علما کی آنکھوں سے اس سراب کی حقیقت اوجھل نہیں رہی، علمانے حکمران طبقہ سے کہا کہ آپ پہلے سرکاری وسائل سے ایک "ماڈل مدرسہ" تعمیر کردیں، اس میں اپنی مرضی کا نصاب رکھ دیں، اگر وہ مدرسہ اور نصاب کامیاب ہو جاتا ہے اور اس سے پڑھ کر نکلنے والے واقعتاً دنیوی اور اخروی خیر کے جامع ہوں، تب ہم بھی اس کی تقلید کرلیں گے، ورنہ ہم اپنے بنے بنائے صدیوں کے مجرب کامیاب نظام تعلیم کو آپ کے تجربے کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتے، چنانچہ کئی حکمرانوں نے "ماڈل مدرسہ" کی بنیاد رکھی، بے تحاشا وسائل بھی صرف کیے، بڑے نامور لوگوں کو اس میں جمع بھی کیا لیکن وہ تجربہ کامیاب نہ ہو سکا، جامعہ اسلامیہ بہاولپور کی مثال سب کے سامنے ہے۔

موجودہ حکومت کے سابق وزیر مذہبی امور آئے "ماڈل مدارس" کا منصوبہ ان کے دماغ میں بھی جنون کی حد تک چھایا رہا، وہ برسوں پاکستانی حکمرانوں کے قریب رہ کر بھی ان کے مزاج اور ان کی درآمد شدہ پالیسی کو نہ سمجھ سکے، انہوں نے سرکاری ذرائع سے "ماڈل مدارس" کے لیے تشہیری مہم چلائی، مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے ساتھ الحاق کرنے کے لیے مدارس کے سامنے ترغیبات کی ایک فہرست بھی پیش کی۔ ہم نے ایک مجلس میں ان سے کہا تھا کہ یہ مہم انشاء اللہ ناکام رہے گی۔ چنانچہ وزیر موصوف استعفیٰ پر مجبور ہونے یا مجبور کیے جانے کے بعد اپنے عہدہ وزارت سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ ماڈل مدرسہ کا منصوبہ ابھی تک فائلوں سے باہر نہ آسکا۔

ماڈل مدارس کی اس ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ جب دینی اور دنیوی دونوں علوم کو مساوی حیثیت سے رکھا جاتا ہے تو پڑھنے والوں کا رجحان دنیوی علوم کی طرف بڑھ جاتا ہے اور دینی علوم میں پختگی کے لیے جس محنت اور یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ انہیں میسر نہیں آتی، لہٰذا وہاں سے پڑھ کر نکلنے والا نہ پختہ عالم دین ہوتا ہے اور نہ ہی عصری مضامین میں اس کو مہارت ہوتی ہے۔

اس کے برعکس اسلامی علوم کو دینی مدارس میں اصل مقصد اور بنیاد کے طور پر رکھا گیا ہے اور بقدر ضرورت دنیوی علوم کے ضروری مضامین سائنس، ریاضی اور انگلش بھی نصاب میں رکھے گئے ہیں۔ اس لیے علم دین کی طلب رکھنے والے انہی مدارس میں اپنا مقصد اور ہدف پاتے ہیں تو یہیں کا رخ کرتے ہیں۔

افغانستان میں طالبان حکومت کے سقوط کے بعد دشمن طاقتوں کی نظریں پاکستانی مدارس کی آزادی پر لگی ہوئی ہیں اور دینی حلقوں میں بجا طور پر مدارس کے خلاف حکومتی اقدامات کا ایک خوف پایا جاتا ہے۔ حکومت اور مختلف مکاتب فکر کے ارباب مدارس کے درمیان مسلسل مذاکرات کا سلسلہ بھی چلتا رہا ہے جن میں وفاق المدارس العربیہ اور دوسرے وفاقوں کی قیادت کا رویہ مصالحانہ اور مفاہمانہ ہی رہا، باہمی اتفاق رائے سے کئی امور طے بھی پائے لیکن ان طویل مذاکرات میں طے پا جانی والی باتوں کے علی الرغم حکومت نے آزاد مدارس کی مشکیں کسنے کے لیے ایک آرڈیننس جاری کر دیا (اس آرڈی ننس کا متن اور حکومت سے کیے گئے مذاکرات کی تفصیل اس شمارے میں آگے آ رہی ہے) یہ پاکستانی مدارس کے لیے بڑی آزمائش کا وقت تھا لیکن الحمدللہ مختلف مکاتب فکر کے وفاقوں کے اتحاد اور متحدہ موقف کی برکت سے حکومت نے وقتی طور پر ہی سہی اپنا ایک جاری کردہ آرڈیننس واپس لے لیا۔

دینی مدارس پر "فرقہ واریت" کا الزام بڑے زور شور سے لگایا جاتا ہے لیکن اس موقع پر مختلف مکاتب فکر کے وفاقوں کے غیر معمولی اتحاد نے ثابت کر دیا کہ ملک میں فرقہ وارانہ واقعات دینی مدارس کی پیداوار نہیں، بلکہ ملکی، غیر ملکی ایجنسیوں کی کارروائیاں ہیں، بلاشبہ ان مختلف مکاتب فکر کے افکار و نظریات اور ان کے بعض عقائد میں اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ اختلاف صدیوں سے ہے اور شاید کبھی ختم نہ ہو لیکن دلیل و برہان کی بنیاد پر پائے جانے والے اس اختلاف کا ملک میں پائی جانے والی دہشت گردی، قتل و غارت گری اور فرقہ وارانہ ظلم و ستم کے فروغ سے کوئی تعلق نہیں، ان مختلف مکاتب فکر کے کسی بھی مدرسے سے وابستہ کوئی عالم کسی دوسرے آدمی کی جان، مال پر حملے کا درس نہیں دیتا۔

بہر حال مدارس کی آزادی پر حکومت کی لٹکتی تلوار وقتی طور پر ہٹ تو گئی ہے لیکن ابھی تک نیام میں نہیں گئی، چنانچہ بقول کسے "نیا جال لائے پرانے شکاری" نئے وزیر مذہبی امور نے طے شدہ فیصلے کے علی الرغم اب ایک اور مسودہ رجسٹریشن کے لیے پیش کر دیا ہے فیا للعجب۔ اس لیے حکومت کے بڑے شر کو دفع کرنے کے لیے ہمیں اپنی صفوں کو متحد رکھنا چاہیے، ہمارا متحدہ موقف ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے ہم حکومت کے ہر وار کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆